107044 ـ خیال میں بیوی کو سامنے رکھ کر ایسی بات کہی جس سے خدشہ ہے کہ وہ طلاق ہو

سوال

میں بیوی کو کھانا صحیح نہ بنانے پر ملامت کر رہا تھا پھر وہ میرے سامنے سے چلی گئی اور میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اچانك میں نے خیال کیا کہ وہی سین دوبارہ آ گیا ہے جس طرح کسی کے خیال میں ہو کہ وہ کسی سے جھگڑ رہا ہو اور خیال کرے کہ وہ اسے گالی دے رہا ہے اور اس سے مکالمہ بازی کر رہا ہے ۔ میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سامنے کھڑی ہے میں نے اسے ڈانٹا کہ تم یہاں سے چلی جاؤ ۔ اور وہی جملہ پورا کرنے کی بجائے میں نے اسے کہا: تمہیں مجھ سے چھٹی، یہ سب کچھ آواز کے ساتھ تھا اور میں اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اور کمرہ میں اکیلا تھا.
اس کے بعد میں متنبہ ہوا کہ میں نے تو خیال میں زیادتی کر لی ہے ۔ تو کیا یہ طلاق کے کنایہ میں شمار ہوگا، حالانکہ یہ سب کچھ خیالی طور پر ہوا ہے، اگرچہ میں نے الفاظ بولے ہیں لیکن یہ سب خیالات میں تھا ؟
یہ علم میں رہے کہ یہ معاملہ کئی برس کا ہے اور میری بیوی حاملہ بھی تھی، میں بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں ہمارے درمیان کبھی جھگڑا نہیں ہوا مجھے بتائیں کہ اب کیا کیا جائے ؟
کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں ؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا میرا اس کے ساتھ معاشرت کرنا رجوع ہوگا، کہ میں نے اسے طلاق نہیں دی، اور کیا یہ سب کچھ اسے بتانا ضروری ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا قول: " یہ میرے اپنے ساتھ ہی آواز کے ساتھ تھا " اگر تو آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے یہ کلام کے الفاظ کی ادائیگی نہیں کی بلکہ آپ کے خیال اور دل میں یہ سب ہوا اور یہ دل سے کلام کرنے سے خارج نہیں ہوا تو اس پر کچھ مرتب نہیں ہوگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے دل میں بات چیت جب تك اس پر عمل نہ کیا جائے، یا کلام نہ کی جائے کو معاف کر دیا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5269) صحیح مسلم حدیث نمبر (201).

چنانچہ طلاق صرف نیت سے واقع نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کے لیے کوئی دلیل ہونی چاہیے مثلا صیغہ یا لکھائی اسی لیے قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

" جب کوئی شخص اپنے دل میں طلاق دے تو یہ کچھ شمار نہیں ہوگی "

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خطابی رحمہ اللہ نے بالاجماع اس پر دلیل لی ہے کہ جس کسی نے بھی ظھار کا عزم کیا تو وہ ظھار کرنے والا نہیں کہلائیگا، ان کا کہنا ہے: اور طلاق بھی اسی طرح ہے، اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے دل میں کسی پر بہتان لگایا تو یہ بہتان لگانے والا نہیں ہے، اگر دل میں خیال پیدا ہونا اور بات کرنا اثرانداز ہوتا تو نماز باطل ہو جاتی " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 394).

اس کی تفصیل سوال نمبر (81726) کے جواب میں معلوم کی جا سکتی ہے.

لیکن اگر آپ نے یہ کلمات زبان سے نکالے اور آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کی زبان سے یہ نکلا تھا " تم مجھ سے آزاد ہو " اور آپ اس عبارت سے یہ مراد لے رہے تھے مجھ سے آزاد تو جمہور علماء کے ہاں غلطی والے کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو الاحزاب (5).

اور ارشاد باری تعالی ہے:

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمارا مؤاخذنا نہ کرنا البقرۃ (286).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالی نے فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (200).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور بھول چوک اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا

ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1027) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے جس کی زبان سے بغیر کسی قصد و ارادہ کے طلاق کے الفاظ نکل جائیں تو قصد و ارادہ نہ ہونے کی بنا پر طلاق واقع نہ ہوگی.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مقصود یہ ہے کہ بغیر کسی مقصد و ارادہ کے زبان سے طلاق کے الفاظ تو جمہور علماء کے ہاں یہ واقع ہونے میں مانع ہوگی " انتہی

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان فی حکم طلاق الغضبان (60).

اور غزالی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

پہلا سبب:

زبان سے نکل جانا، اگر دوران کلام اس کی زبان سے یا پھر نیند میں طلاق کا لفظ نکل جائے تو طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: الوسیط للغزالی (5 / 385).

اور العدوی اپنے حاشیۃ میں لکھتے ہیں:

" جو کوئی طلاق کے علاوہ کلام کرنا چاہے لیکن اس کی زبان سے طلاق کے الفاظ نکل جائیں تو اس پر کچھ نہیں، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ بیغر کسی ارادہ کے زبان سے نکل گیا تھا " انتہی

دیکھیں: حاشیۃ العدوی (2 / 102) مزید آپ الشرح الکبیر تالیف احمد الدردیر (2 / 366) اور حاشیۃ الدسوقی (2 / 366) کا مطالعہ کریں.

پھر آپ کا قول: " تم مجھ سے آزاد ہو " یہ طلاق کے کنایہ کے ان الفاظ میں شامل ہوتے ہیں جن سے طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب خاوند اس کلام سے طلاق نیت رکھتا ہو، جب آپ نے طلاق کا مقصد نہیں لیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

آپ کے سوال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے اس سے آپ کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

واللہ اعلم .